بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شب برأت کی حقیقت

ماہ شعبان کی پندرھویں شب کو شب برأت کہا جاتا ہے شب کا معنی ہیں رات اور برأت کا معنی بری ہونے والی اور قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس رات مسلمان توبہ کرکے گناہوں سے قطع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے شمار مسلمان جہنم سے نجات پاتے ہیں اس لئے اس رات کو شب برأت کہتے ہیں۔ اس رات کو لیلۃ المبارکۃ یعنی برکتوں والی رات' لیلۃ الصک یعنی تقسیم امور کی رات اور لیلۃ الرحمۃ یعنی رحمت نازل ہونے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرھویں شب سے افضل کوئی رات نہیں۔" ﴿لطائف المعارف ص145﴾

جس طرح مسلمانوں کے لئے زمین میں دو عیدیں ہیں اسی طرح فرشتوں کے لئے آسمان میں دو عیدیں ہیں ایک شب برأت اور دوسری شب قدر جس طرح مومنوں کی عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں فرشتوں کی عیدیں رات کو اس لئے کہ وہ رات کو سوتے نہیں جب کہ آدمی رات کو سوتے ہیں اس لئے ان کی عیدیں دن کو ہیں۔

﴿غنیۃ الطالبین 449﴾

تقسیم امور کی رات

ارشاد باری تعالیٰ ہوا "قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا' بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ﴿الدخان 2تا4 کنز الایمان﴾

"اس رات سے مراد شب قدر ہے یا شب برأت" ﴿خزائن العرفان﴾ ان آیات کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر مفسرین نے بیان کیا کہ "لیلۃ مبارکۃ" سے پندرہ شعبان مراد ہے۔ اس رات میں زندہ رہنے والے' فوت ہونے والے اور حج کرنے والے سب کے ناموں کی فہرست تیار کی جاتی ہے اور جس کی تعمیل میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن جریر' ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بھی لکھا ہے۔ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ فہرست کی تیاری کا کام لیلۃ القدر میں مکمل ہوتا ہے اگرچہ اس کی ابتدا پندرھویں شعبان کی شب سے ہوتی ہے۔ ﴿ماثبت من السنہ صفحہ 194﴾

علامہ قرطبی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ ان امور کے لوح محفوظ سے نقل کرنے کا آغاز شب برأت سے ہوتا ہے اور اختتام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے۔ ﴿الجامع الاحکام القرآن جلد16 صفحہ128﴾

یہاں ایک شبہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ امور تو پہلے لوح محفوظ میں تحریر ہیں پھر اس شب میں ان کے لکھے جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب یہ ہے کہ یہ امور بلاشبہ لوح مفوظ میں تحریر ہیں لیکن اس شب میں مذکورہ امور کی فہرست لوح محفوظ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے سپرد کی جاتی ہے جن ذمہ یہ امور ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) آپ فرمایئے۔ ارشاد ہوا آئندہ سال میں جتنے پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب اس شب میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کے (سال بھر کے) اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اس رات لوگوں کا مقررہ رزق اتارا جاتا ہے۔

﴿مشکوۃ جلد 1 صفحہ 277﴾

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ ملک الموت کو ایک فہرست دے کر حکم فرماتا ہے کہ جن جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روحوں کو آئندہ سال مقررہ وقتوں پر قبض کرنا۔ تو اس شب میں لوگوں کے حلات یہ ہوتے ہیں کہ کوئی باغوں میں درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوتا ہے۔ کوئی کوٹھی بنگلہ بنوا رہا ہوتا ہے حالانکہ ان کے نام مردوں کی فہرست میں لکھے جا چکے ہوتے ہیں۔

﴿مصنف عبد الرزاق جلد4 صفحہ317 ما ثبت من السنہ صفحہ193﴾

حضرت عثمان بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ (ﷺ) نے فرمایا ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک لوگوں کی زندگی منقطع کرنے کا وقت اس رات میں لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ شادی بیاہ کرتا ہے اور اس کے بچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

﴿الجامع الاحکام القرآن 16 صفحہ 126 شعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 386﴾

چونکہ یہ رات گزشتہ سال کے تمام اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے اور آئندہ سال ملنے والی زندگی اور رزق وغیرہ کے حساب کتاب کی رات ہے اس لئے اس رات میں عبادت الٰہی میں مشغول رہنا رب کریم کی رحمتوں کی رحمتوں کے مستحق ہونے کا باعث ہے اور سرکار دو عالم (ﷺ) کی یہی تعلیم ہے۔

مغفرت کی رات

شب برأت کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس شب میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بے شمار لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے اسی حوالے سے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور اکرم (ﷺ) کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی میں نے دیکھا آپ جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے یہ خیال ہوا شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں آقا و مولیٰ (ﷺ) نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

﴿ترمذی جلد 1 صفحہ 337 شعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 379﴾

شارحین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اتنی اسناد سے مروی ہے کہ درجہ صحت کو پہنچ گئی۔

﴿۲﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ (ﷺ) نے فرمایا "شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اس شب میں ہر کسی مغفرت فرما دیا ہے سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے۔" ﴿شعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 380﴾

﴿۳﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم (ﷺ) کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے رحم و کرم سے تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔"

﴿ابن ماجہ صفحہ 101 شعب الایمان جلد 3 صفحہ 382 مشکوۃ جلد 1 صفحہ 277﴾

﴿۴﴾ حضرت ابوہریرہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوثعلبہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی

ایسا مضمون مروی ہے۔ ﴿مجمع الزوائد جلد 8صفحہ65﴾

﴿۵﴾حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ (ﷺ) نے فرمایا ''شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے دو شخصوں کے سوا سب مسلمانوں کو کی مغفرت فرمادیا ہے ایک کینہ پرور اور دوسرا کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔''

﴿مسند احمد جلد2صفحہ 176مشکوۃ جلد1صفحہ278﴾

﴿۶﴾امام بیہقی نے شعب الایمان (جلد 3صفحہ 384) میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک طویل روایت بیان کی ہے جس میں مغفرت سے محروم رہنے والوں میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے رشتے ناتے توڑنے والا' تکبر از ارٹخنوں سے نیچے رکھنے والا' ماں باپ کا نافرمان' شراب نوشی کرنے والے۔

﴿۷﴾غنیۃ الطالبین صفحہ 449 پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل حدیث میں مزید ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جادوگر' کاہن' سود خور' اور بدکار' یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کئے بغیر ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔ پس ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے گناہوں سے جلد از جلد سچی توبہ کرلیں تاکہ یہ بھی شب برأت کی رحمتوں اور بخشش اور مغفرت کے حقدار ہو جائیں۔

''ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے نصیحت ہو جائے۔''

﴿التحریم کنزالایمان﴾

یعنی توبہ ایسی ہونی چاہئے کہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی گناہوں سے پاک اور عبادتوں سے معمور ہو جائے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت (ﷺ) میں عرض کی۔ یارسول اللہ (ﷺ) توبۃ النصوح کسے کہتے ہیں ارشاد ہوا بندہ اپنے گناہ پر سخت نادم اور شرمسار ہو۔ پھر بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر مغفرت مانگے اور گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرے تو جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں داخل نہیں ہوسکتا اسی طرح بندے سے یہ گناہ کبھی سرزد نہ ہوگا۔

رحمت کی رات

شب برأت فرشتوں کو بعض امور دیئے جانے اور مسلمانوں کی مغفرت کی رات ہے اس کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ رب کریم کی رحمتوں کے نزول اور دعاؤں کے قبول ہونے کی رات ہے۔

1......حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم (ﷺ) کا ارشاد ہے۔ جب شعبان کی پندرھویں شب آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ اس کے گناہوں کو بخش دوں' ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ اسے عطا کروں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے وہ ملتا ہے وہ سب کی دعا قبول فرماتا ہے سوائے بدکار عورت اور مشرک کے۔''

﴿شعب الایمان للبیھقی جلد3صفحہ383﴾

2......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا (ﷺ) نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہو تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ غروب آفتاب کے وقت سے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا پر نازل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کوئی مغفرت کا طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں' ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے مصیبت سے نجات دوں۔ یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔

﴿ابن ماجہ صفحہ 100شعب الایمان للبیھقی جلد3صفحہ 378مشکوۃ جلد1صفحہ278﴾

اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت و رحمت کی ندا کا ذکر ہے اگرچہ یہ ندا ہر رات کو ہوتی ہے لیکن رات کے آخری حصے میں جیسا کہ کتاب کے آغاز میں شب بیداری کی فضیلت کے عنوان کے تحت حدیث پاک تحریر کی گئی شب برأت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ندا غروب آفتاب ہی سے شروع ہوجاتی ہے گویا صالحین اور شب بیدار مومنوں کے لئے تو ہر رات شب برت ہے مگر یہ رات خطا کاروں کے لئے رحمت وعطا اور بخشش اور مغفرت کی رات ہے اس لئے چاہئے کہ اس رات میں اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں اور رب کریم سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگیں۔ اس شب رحمت خداوندی ہر پیاسے کو سیراب کردینا چاہتی ہے اور ہر منگتے کی جھولی گوہر مراد سے بھر دینے پر مائل ہوتی ہے۔ بقول اقبال' رحمت الٰہی یہ ندا کرتی ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہرو منزل ہی نہیں

شب بیداری کا اہتمام

شب برأت میں سرکار دو عالم (ﷺ) نے خود بھی شب بیداری کی اور دوسروں کو بھی شب بیداری کی تلقین فرمائی آپ (ﷺ) کا فرمان عالیشان اوپر مذکور ہوا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو شب بیداری کرو اور دن کو روزہ رکھو۔اس فرمان جلیل کی تعمیل میں اکابر علماء اہل سنت اور عوام اہل سنت کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ اس رات میں شب بیداری کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' تابعین میں سے جلیل القدر حضرات مثلاً حضرت خالد بن معدان' حضرت مکحول' حضرت لقمان بن عامر اور حضرت اسحٰق بن راہویہ رضی اللہ عنہم مسجد میں جمع ہو کر شعبان میں شب بیداری کرتے تھے اور رات بھر مسجد میں عبادات میں مصروف رہتے تھے۔"

﴿ماثبت من السنہ صفحہ202لطائف المعارف صفحہ144﴾

علامہ ابن الحاج مالکی رحمۃ اللہ علیہ شب برأت کے متعلق رقم طراز ہیں "اور کوئی شک نہیں کہ یہ رات بڑی بابرکت اوراللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عظمت والی ہے۔ہمارے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی بہت تعظیم کرتے اور اسکے آنے سے قبل اس کے لئے تیاری کرتے تھے۔پھر جب یہ رات آتی تو وہ جوش و جذبہ سے اس کا استقبال کرتے اور مستعدی کے ساتھ اس رات میں عبادت کیا کرتے تھے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہمارے اسلاف شعائر اللہ کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔﴿المدخل جلد1صفحہ 392﴾

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس مقدس رات میں مسجد میں جمع ہو کر عبادات میں مشغول رہنا اور اس رات میں شب بیداری کا اہتمام کرنا تابعین کا طریقہ رہا ہے۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔"اب جو شخص شعبان کی پندرہویں رات میں شب بیداری کرے تو یہ فعل احادیث کی مطابقت میں بالکل مستحب ہے۔رسول اللہ (ﷺ) کا یہ عمل بھی احادیث سے ثابت ہے کہ شب برأت میں آپ مسلمانوں کی دعائے مغفرت کے لئے قبرستان تشریف لے گئے تھے۔﴿ماثبت السنہ صفحہ ۲۰۵﴾

آقا و مولیٰ (ﷺ) نے زیارت قبور کی ایک بڑی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس سے موت یاد آتی ہے۔اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔(زیارت قبور کے دلائل و فوائد سے متعلق تفصیلی گفتگو فقیر کی کتاب **"مزارات اولیاء اور توسل"** میں ملاحظہ فرمائیں)شب برأت میں زیارت قبور کا واضح مقصد یہی ہے کہ اس مبارک شب میں ہم

اپنی موت کو یاد کریں تا کہ سچی توبہ کرنے میں آسانی ہو۔یہی شب بیداری کا اصل مقصد ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں منقول ہے کہ جب آپ شب برأت میں گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرہ یوں دکھائی دیتا تھا جس طرح آپ کو قبر میں دفن کرنے کے بعد باہر نکالا گیا ہو۔آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا خدا کی قسم میری مثال ایسی ہے جیسے کسی کی کشتی سمندر میں ٹوٹ چکی ہواور وہ ڈوب رہا ہواور بچنے کی کوئی امید نہ ہو۔ پوچھا گیا کہ آپ کی ایسی حالت کیوں ہے؟ فرمایا میرے گناہ یقینی ہیں۔لیکن اپنی نیکیوں کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے قبول کی جائیں گی یا پھر رد کر دی جائیں گی۔﴿غنیة الطالبین صفحہ250﴾

اللہ اکبر نیک و متقی لوگوں کا یہ حال ہے جو ہر رات شب بیداری کرتے ہیں اور تمام ن اطاعت الٰہی میں گزارت ہیں جب کہ اس کے برعکس بوض لوگ ایسے کم نصیب ہیں جو اس مقدس رات میں فکر آخرت اور عبادت و دعا میں مشغول ہونے کی بجائے مزید لہو ولعب میں مبتلا ہوجاتے ہیں آتش بازی اور پٹاخے نہ صرف ان لوگوں اور ان کے بچوں کی جان کا خطرہ ہیں بلکہ اردگرد کے لوگوں کی جان کے لئے بھی خطرے کا بعث بنتے ہیں۔ایسے لوگ ”مال برباد اور گناہ لازم“ کے مصدق ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ایسے کاموں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور بچوں کو سمجھائیں کہ ایسے لغو کاموں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب (ﷺ) ناراض ہوتے ہیں۔مجدد برحق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث دہلوی فرماتے ہیں۔آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے۔بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں مال کا ضیاع ہے۔قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا گیا ارشاد ہوا ”اور فضول نہ اڑا بے شک (مال) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔“﴿بنی اسرائیل﴾

﴿شعبان المعظم کی دعا﴾

لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرونO

جو کوئی شعبان میں اس دعا کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اس کے ہزار سال کے گناہ مٹادیتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حال میں اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھا جائے گا۔﴿نزھتہ المجالس﴾